دعوتِ حق

از

حضرت شاہ محمد قاسم صاحب عثمانی

برقی مشین پریس مراد پور بانکی پور پٹنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

میں اس سے پہلے کانگریس اور مسلم لیگ پر اپنا خیال ظاہر کر چکا ہوں اور میرے خیال میں مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے جس قسم کی جماعت کی ضرورت ہے اس کو بھی لکھ چکا ہوں اب مجھ سے پوچھا جا رہا ہے کہ میرے نزدیک مسلم لیگ پر امارت اور جمعیۃ کے ترجیح کی کیا وجہ ہے؟ —— جواباً عرض ہے :-

لیگ پر امارت اور جمعیۃ کو ترجیح میں نے کیوں دی؟ اس امر میں میری رہنمائی کتاب وسنت نے کی ہے، قرآن حکیم میں ہے :-

واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیٰوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا۔ (الکھف ع ۴)

اور تھام رکھ آپ کو ساتھ ان کے جو کہ پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام۔ طالب ہیں اسکے منہ کے اور نہ دوڑیں تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر تلاش میں رونق دنیا کی زندگی کی اور نہ کہا مان اسکا جسکا دل غافل کیا ہم نے اپنی یاد سے اور پیچھے لگا ہوا اپنی چاہ کے اور اس کا کام ہے حد پر نہ رہنا

حدیث میں آیا ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فتنوں کے متعلق سوالات پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانۂ خیر کے بعد زمانۂ شر ہوگا پھر شر کے بعد خیر کا ظہور ہوگا بعدہ حضرت حذیفہ نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا کہ

هل بعد ذالک الخیر من شر ؟

کیا اس دوبارہ خیر کے بعد بھی کچھ شر ہوگا ؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:—

نعم دعاۃ علے ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوہ فیہا۔

ہاں شر ہوگا اور یہ ہوگا کہ بہت سے لوگ جہنم کے دروازہ پر کھڑے ہوکر دعوت دینگے جو شخص انکی دعوت کو قبول کریگا اس کو جہنم میں ڈال دینگے۔

عرض کیا گیا:—

یارسول اللہ صفہم لنا قال ہم قوم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا

یارسول اللہ ایسی قوموں کی ذرا صفت بیان فرما دیجئے کہ یہ کون لوگ ہونگے آپنے فرمایا (سنو) وہ ہمارے قبیلے کے لوگ ہوں گے' ہماری زبانیں بولیں گے یعنی مسلمان ہونگے اور مسلمانوں کی طرح باتیں بنائینگے۔

اس کے بعد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس قسم کے فتنوں سے محفوظ رہنے کا طریقہ پوچھا۔

یارسول اللہ فما تری ان ادرکنی ذالک قال تلزم جماعت المسلمین وامامہم۔

یارسول اللہ آپ کیا حکم فرماتے ہیں اگر یہ حکم مجھکو پالے یعنی اگر اس فتنہ وشر کا ظہور ہو تو ہمکو کیا کرنا چاہیئے آپنے فرمایا کہ جماعت مسلمین اور انکے امام کو لازم پکڑو۔ یعنی امام کی اتباع کرو (اور جس جماعت سے جسکے اندر امام ہو علحدہ نہ رہو پس یہی طریقہ اس قسم کے تمام شروفتن سے بچنے کا ہے)

نیز میرے پیران طریق کا یہ ارشاد میرا رہنما ہو :۔

"جب تجھ پر دو امر مشتبہ ہو جائیں کہ کون اولیٰ ہے تو ان میں نفس پر جو زیادہ شاق ہو اس کو دیکھ اور اس کی پیروی کر۔ کیونکہ نفس پر وہی شاق ہوتا ہے جو حق ہوتا ہے۔"

میرے دوستو! میں نے دیکھا کہ ایک طرف دولت و ثروت والے ہیں۔ تخت و تاج والوں کے چشم و ابرو پر نظر رکھنے والے ہیں، جاہ و حشمت کے طالب ہیں۔ دولت و ثروت کے خواہاں ہیں، فرنگی علم و تہذیب کے علمبردار ہیں۔ دین والوں کی تحقیر کرنیوالے ہیں۔ دین کے حکموں کا ٹھٹھا اڑانے والے ہیں۔ شریعت کے قوانین پر اپنی رایوں کو ترجیح دینے والے ہیں اور دین کو سیاست سے الگ سمجھ کر تکمیل دین سے انکار کرنے والے ہیں۔ نفس پر یہ آسان ہے کہ شریعت کے قانون کو توڑ پھینکے اور اپنی خواہش پر بلا کسی قید کے چلے۔ جدید فرنگی تہذیب کا پابند ہو کر مہذب کہلائے جاہ و مرتبہ پر خوش و شادان ہو اور دولت و ثروت والوں کے خزانوں سے مالا مال ہو، قید و بند سے محفوظ رہے اور دار و رسن سے بچے۔

دوسری طرف محمد رسول اللہ (روحی فداہ) کے وارثین کی جماعت ہے جو نان شبینہ کی محتاج ہے، فرنگی علم و تہذیب کے بدلے ساڑھے تیرہ سو سال کی پرانی علم و تہذیب پر مر مٹنے والی ہے، خدائی قانون کے مقابلہ میں غیر الٰہی قانون کو ٹھکرانے والی ہے، نہ جاہ ہے نہ مرتبہ، وجاہت و عزت کے بدلے خدا کی خاطر بے وقعتی اور مذلت ہے مذہب سے آزاد مسلمانوں کی زبان درازیاں ہیں سب و شتم ہے، استہزا ہے، دولت و وجاہت سے مرعوب بہکائے ہوئے اور مبر ملا کئے ہوئے مغلوب الغیظ عوام کی یورش ہے، بدزبانیاں اور دست درازیاں ہیں، فرنگی حکومت اور اس کی معاون حکمران جماعت کی طرف سے قید و بند ہے، پولیس کے ڈنڈے اور لاٹھیاں ہیں۔

مسلح پولیس اور فوج کی سنگینیں اور گولیاں ہیں۔ اور سب سے اول اور سب سے آخر نفس کی مطلق العنانی کے بدلے شریعت کی پابندیاں ہیں' اور یہ ساری باتیں نفس کے لئے وبال جان ہیں۔ پس پیرے نفس کی شکستگی اور اس کی مقہوریت اسی میں ہے کہ میں اللہ والوں کا ساتھ دوں اور اللہ و رسول کی راہ میں اُن کے ساتھ ملکر بے دینوں لا مذہبوں' دولت کے پوجاریوں وجاہت کے پرستاروں اور حکومت کی خوشامدیوں کی گالیاں سنوں اور ایذائیں سہوں۔ خدا کے یہ صالح بندے علما، و صلحا کو بظاہر لا مذہبوں' بے دینوں اور اُنکے حمائتیوں کی نظروں میں حقیر و ذلیل ہیں' مگر اللہ حی القیوم کے نزدیک مقبول و معزز ہیں اور عظیم و جلیل۔

علاوہ ازیں جب ہم لیگ امارت اور جمعیۃ کو عمل کی ترازو میں تولتے ہیں تو ہمارے نزدیک امارت اور جمعیۃ کا پلہ بھاری نکلتا ہے۔ ابتدائے تاسیس سے امارت اور جمعیۃ کے کاموں اور لیگ کی کارگذاریوں کا موازنہ کیجئے' دونوں میں آپ کو نمایاں فرق نظر آئیگا۔ اور اگر ان اداروں کے نقطۂ نگاہ پر حق بیں نظر ڈالیگا تو واضح ہو جائیگا کہ لیگ برطانوی حکمرانوں کے چشم و ابرو کے اشاروں پر چلتی رہی ہے اور جمعیۃ العلما اللہ و رسول کے حکم کی بجا آوری میں سرگرم عمل رہی ہے (دیکھیے مسلمانوں کا روشن مستقبل مولفہ طفیل احمد صاحب بی۔ اے علیگ)

صوبائی نظامت امارت کی کارگذاریوں پر نظر کیجئے' کس نے ارتداد کے بڑھتی ہوئی رَو کو روکا اور اسلام کی اشاعت کی؟ کس نے گدی' بھانٹ' تھانہ بدوش قبائل اور دوسرے مسلم پسیت اقوام کے اندر اسلامی تعلیمات پھیلا کر ان کو اونچا کیا؟ کس نے مشرکانہ شعار سے مسلمانوں کو چھڑایا؟ کس نے معاصی (مثل نشہ خواری، ترک نماز' و حقیقی بہنوں کو

زوجیت میں رکھتے) سے توبہ کرایا؟ کون مرتدین کو اسلام میں واپس لایا؟ اور کس نے سینکڑوں ہندوؤں کو مسلمان کیا؟ کس نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے سینکڑوں دیہات میں مبلغین بھیجے؟ کس کی سعی سے دیہات و شہر میں دینی وعظ و پند کے لئے ہزاروں جلسے منعقد ہوئے؟ کس نے مسلمانوں کے باہمی نزاعات کا کتاب و سنت کے مطابق فیصلہ کر کے مسلمانوں کو باہم شیر و شکر کیا؟ کس نے مکاتیب و مدارس مسلمانوں کی مذہبی تعلیم کے لئے قائم کئے؟ کس نے قبرستان، مساجد، قربانی اور دوسرے ہندو مسلم فسادات کے مقدمات کی پیروی اور نگرانی؟ کس نے بتیا کے مشہور بلوہ میں مسلمانوں کی مدد کی، اور مقدمات کی پیروی کر کے ہزاروں روپے ہندوؤں سے مسلمانوں کو دلایا؟ کس نے مسلمانوں کے دینی و دنیوی حقوق کی حفاظت کے لئے آئین ساز مجالس میں جد لیا؟ کس نے مسلمانوں کے اندر اسلامی سیاست کا نقطہ نگاہ پیش کیا؟ اور خالص مذہبی جذبہ سے میدان سیاست کو فتح کرنے پر مسلم سیاسیین کی رہنمائی کی؟ اور انکو ہمت دلائی؟ کس کی سعی سے بہار میں اردو کا نفاذ ہوا؟ کون ہے جس نے مسلم عوام کو غلامی پر قناعت اور نظام ملت سے غفلت پر متنبہ کیا؟ کس نے سرکار پرست نام نہاد احراریوں اور اتحادیوں کے حوصلے پست کئے؟ کس نے مسلمانوں کی جماعتی زندگی کے قیام کے لئے شریعت کے منادی کی کہ جب کسی ملک میں اسلامی حکومت موجود نہ ہو تو مسلمانوں پر واجب ہے کہ لائق اعتماد شخص کو امیر منتخب کریں اور تمام مذہبی اور اسلامی سیاسی مسائل میں جو خدا اور رسول کے حکم کے مطابق ہو اس کی اطاعت کریں۔ کس نے اوقاف کو ٹیکس کے بارے محفوظ کیا؟ اور نیلام و قرقی ہونے سے بچایا؟ کس کی دباؤ سے نمایندہ اسمبلی"

کے اندر مسلم نمائندگی کی تجویز پر پورے ہندوستان میں صرف بہار اسمبلی نے صاد کیا؟ کون ہے جس نے دینیات سندھار اور واردھا تعلیمی اسکیم کے مذہبی مضرت کو ہندوستان میں سب سے پہلے آشکارا کیا؟ اور اسکی اصلاح کی طرف عملی قدم بڑھایا؟ اور کون ہے جس نے موجودہ اور آئندہ ہونیوالی سرکاری تعلیم میں مذہبی تعلیم کو لازمی تعلیم کو لازمی کرانے کا فیصلہ کیا ہے؟ بتاؤ؟ اور سچ بتاؤ؟ امارت شرعیہ کے سوا وہ کونسا محکمہ اور ادارہ ہے، جو قانون ساز مجالس کے اندر اور باہر ہندو اور انگریز دونوں کے مقابلہ میں ابتدائے تاسیس سے علم جہاد بلند کئے ہوئے ہے؟ اسی طرح ابتدائے قیام سے جمعیۃ علماء کے اعمال کا جائزہ لیجئے کہ وہ کس کس طرح مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرتی رہی ہے، کیا کوئی ہندوستان گیر ایسی تحریک ہے جس میں جمعیۃ نے تمام مسلم اداروں سے بڑھ کر حصہ نہیں لیا؟ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ تمام مسلمانوں کی صرف مذہبی معاشرتی اور اخلاقی ہی نگرانی نہیں بلکہ تمدنی اور سیاسی خدمت بھی خالص مذہبی نقطہ نظر سے اسی نے کی ہے اور اسکے سوا کسی دوسری مسلم انجمن نے اس خدمت کو انجام نہیں دیا ہے، بتاؤ! کیا خلافت تحریک کی روح رواں جمعیۃ نہیں رہی؟ اور تحریک خلافت کے بعد سے ملک میں جتنی مذہبی اور ملکی تحریکیں ہوئیں کیا ان میں جمعیۃ سے زیادہ کسی مسلم انجمن نے حصہ لیا ہے؟ کیا شاردا بل کی مخالفت تنہا جمعیۃ کا کارنامہ نہیں ہے؟ سول نافرمانی کی جتنی تحریکیں ہوئیں، کیا ان میں اسکے سوا کسی دوسری انجمن کا ہاتھ رہا ہے؟ کیا جمعیۃ کے سوا کوئی اور مسلم سیاسی پلیٹ فارم رہا ہے؟ کیا اس کے اپنے الگ ڈکٹیٹر نہیں ہوتے رہے؟ کیا اس کے اپنے رضاکاروں نے کانگریسی رضاکاروں کے دوش بدوش ہو کر انگریزی شہنشاہیت کا مقابلہ نہیں کیا ہے؟ آج بھی کانگریس کی تنگ نظریوں پر کیا کانگریس کو ملامت نہیں

کر رہی ہے ؟ اور مسلمانوں کے حقوق کی طرف حکومت کو توجہ دلا رہی ہے ؟

امارت شرعیہ اور جمعیۃ علماء کی کارگزاریوں کا مذکورہ بالا مختصر تذکرہ غافل مسلمانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ بصیرت و بصارت رکھنے والے آنکھیں کھولیں، دیکھیں، سوچیں اور سمجھیں کہ کیا مذہبی جماعت سے زیادہ کوئی غیر مذہبی ادارہ اسلام اور اہل اسلام کی صحیح اسلامی خدمت کتاب و سنت کی روشنی میں کرنے کا اہل ہے؟ یا ہو سکتا ہے ؟

مجھے اپنے اس اعلان میں ذرا بھی پس و پیش نہیں ہے، اور مجھے بلاشک و ریب اس کا پورا اس کا پورا یقین ہے کہ جو مسلمان بھی امارت و جمعیۃ کی رہنمائی اسلامی جماعتی خدمت کریگا۔ وہ عند اللہ ماجور ہوگا، اگر دنیوی منفعت خدانخواستہ نہ بھی پائے تو آخروی نعمتوں سے ضرور مالا مال ہوگا۔ بلاشبہ امارت شرعیہ و جمعیۃ علماء و صلحاء کی مختص جماعت ہے اور تعداد کے لحاظ سے کم ہے لیکن بحکم وَقَلِیلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُورُ (اللہ کے شکر گزار بندے تھوڑے ہی ہوا کرتے ہیں) اللہ والوں کی جماعت ہے۔ فان حزب اللہ ہم الغلبون والسلام علی من اتبع الہدیٰ وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب فقط۔